خطبہ جمعہ

بتاریخ 7 ربیع الآخر 1448ھ مطابق 18 ستمبر 2026ء

عادات دخيلة في الزواج والطلاق

شادی اور طلاق کی بیجا رسومات

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي شَرَّفَنَا عَلَى الْأُمَمِ بِالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ، وَقَوَّمَ بِهِ نُفُوسَنَا بَيْنَ الْوَعْدِ وَالْوَعِيدِ، لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ، تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، شَهَادَةً يَبْقَى ذُخْرُهَا عَلَى التَّأْبِيدِ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أُولِي الْفَضْلِ وَالتَّسْدِيدِ، وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا إِلَى يَوْمِ الْمَزِيدِ: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (آل عمران: 102)

اے مسلمانو! اسلامی شریعت کے چند بنیادی اصولوں میں سے ایک اہم اصول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے دین پر عمل کرنا آسان بنایا ہے اور ان سے بلاوجہ کی سختی اور تنگی کو ختم کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک اور احادیثِ مبارکہ میں بار بار اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ دین میں آسانی کو اپنایا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: {يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ} [البقرۃ:185] "اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتا ہے، تنگی کا ارادہ نہیں رکھتا۔"

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: {وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ} [الحج:78] "اور اس نے دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔"

اور نبی اکرم ﷺ کا طریقہ بھی اسی اصول پر قائم تھا۔ چنانچہ جب بھی آپ کو دو کاموں کے درمیان اختیار دیا جاتا تو آپ ہمیشہ آسان ترین کو اپناتے جب تک کہ وہ گناہ نہ ہو۔ اور جب یہ قاعدہ تمام عبادات اور معاملات میں جاری اور ساری ہے، تو خاندانی امور میں تو بدرجہ اولی اسے برتنے کی ضرورت ہے؛ کیونکہ

خاندان معاشرے کی اکائی ہے، اور جب بھی اس میں شریعت کی لائی ہوئی آسانی داخل ہوتی ہے تو گھرانے پر سکون ہو جاتے ہیں، نکاح آسان ہو جاتا ہے، اس کے اخراجات ہلکے ہو جاتے ہیں، اور طلاق کے وقت حقوق محفوظ ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب لوگ شریعت کے طریقے کو چھوڑ کر مصنوعی روایتوں اور غیر قوموں سے لی گئی عادات کو اپنا لیتے ہیں تو آسانی سختی میں بدل جاتی ہے، اور جس رشتے کو اللہ تعالی نے سکون اور محبت کا ذریعہ بنایا تھا وہ پریشانی اور جھگڑے کا دروازہ بن جاتا ہے۔

ملت اسلامیہ کے پاسبانو!

بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج بہت سے لوگوں پر اللہ کا حکم نہیں بلکہ معاشرے کا رسم ورواج حکومت کرتا ہے۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ غلط اور بگڑے ہوئے رسم ورواج کو دین کے واضح احکام پر اس عذر کے ساتھ فوقیت دے دی جاتی ہے کہ 'یہ تو معاشرے میں عام رواج ہے'۔ تعجب ہے! کیا لوگوں کا عمل اور رواج ہی حق اور سچائی کا معیار بن گیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: {وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ} [الأنعام: 116] "اور اگر آپ زمین کے اکثر لوگوں کی بات مانیں گے تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے گمراہ کر دیں گے، وہ لوگ تو صرف گمان کے پیچھے چلتے ہیں اور محض اٹکل پچو سے کام لیتے ہیں۔"

چنانچہ بعض لوگ سنت کی مخالفت کرنے سے ڈرنے کی بجائے لوگوں کی باتوں سے زیادہ ڈرتے ہیں۔ اسی لیے ان میں سے کوئی کہنے والا کہتا ہے: "میں جانتا ہوں کہ یہ تکلف اور بے جا بوجھ ہے، لیکن لوگ کیا کہیں گے؟" اور یوں لوگوں کی سوچ گھروں پر حاکم بن جاتی ہے۔ امام ابو نعیم نے "الحلیۃ" میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: لَا يَكُونُ أَحَدُكُمْ إِمَّعَةً تم میں سے کوئی شخص "إمعۃ" (دوسروں کی ہاں میں ہاں ملانے والا) نہ بنے۔ لوگوں نے پوچھا: "اے ابو عبد الرحمن!

إمعة کیا ہوتا ہے؟"آپ نے فرمایا:يَقُولُ: أَنَا مَعَ النَّاسِ؛ إِنِ اهْتَدَوْا اهْتَدَيْتُ، وَإِنْ ضَلُّوا ضَلَلْتُ، أَلَا لَيُوَطِّنَنَّ أَحَدُكُمْ نَفْسَهُ عَلَى إِنْ كَفَرَ النَّاسُ أَلَّا يَكْفُرَ وہ کہتا ہے:"میں لوگوں کے ساتھ ہوں؛ اگر وہ ہدایت پر ہوں تو میں بھی ہدایت پر ہوں، اور اگر وہ گمراہ ہوں تو میں بھی گمراہ ہوں۔ خبردار! تم میں سے ہر ایک کو اپنے نفس کو اس بات پر پکا کر لینا چاہیے کہ اگر لوگ کفر کریں تب بھی وہ کفر نہ کرے"۔

اے ایمان والے بھائیو!

اللہ تعالیٰ نے شوہر پر مہر لازم کیا ہے، اور اسے بیوی کا خالص حق بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: {وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا} [النساء:4]

"اور عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی سے دو، پھر اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ حصہ تمہیں معاف کر دیں تو اسے مزے سے اور شوق سے کھاؤ۔"

عام طور پر مہر کے ساتھ کچھ چھوٹے موٹے تحائف بھی دیے جاتے ہیں، جیسے کپڑے، زیورات یا خوشبوئیں؛ جن کا مقصد صرف دلہن کا دل خوش کرنا اور اسے مسرت دینا ہوتا ہے، اور ہمارے معاشرے میں انہیں ہی 'تحائف' کہا جاتا ہے۔ لیکن افسوس! آج یہ رسم اپنے اصل مقصد سے ہٹ کر ایک غلط رخ اختیار کر چکی ہے۔ یہ پیار محبت کے ہلکے پھلکے اور فطری انداز سے نکل کر اب فخر و مباہات، نمود و نمائش اور دکھاوے کا ذریعہ بن گئی ہیں۔ اس نے خاندانوں کے درمیان ظاہری شان و شوکت کا ایک ایسا مقابلہ اور غیر ضروری بوجھ شروع کر دیا ہے جو شریعت کی بنیادی تعلیمات کے بالکل الٹ ہے۔ اسلام تو ہمیں آسانی پیدا کرنے، فضول خرچی اور تکبر سے بچنے، اور لوگوں میں غرور و تکبر کے راستے بند کرنے کا درس دیتا ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ مِنْ يُمْنِ الْمَرْأَةِ تَيْسِيرَ خِطْبَتِهَا، وَتَيْسِيرَ صَدَاقِهَا، وَتَيْسِيرَ رَحِمِهَا "عورت کے مبارک ہونے کی علامات میں یہ بھی شامل ہے کہ اس سے رشتہ کرنا آسان ہو، اس کا مہر آسان ہو اور اس کا رحم سہل ہو (نطفہ قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو)" (اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے)

اے مومنو!

آج کے دور میں جس چیز نے لوگوں کی کمر توڑ رکھی ہے، وہ شادی سے پہلے اور بعد کی بے شمار تقاریب کا انعقاد ہے۔ نکاح ہوتے ہی دعوتوں کا تانتا بندھ جاتا ہے اور جشن کے کئی سلسلے شروع ہو جاتے ہیں؛ یہاں تک کہ شادی اخراجات کی ایک نہ ختم ہونے والی زنجیر بن جاتی ہے۔ مسئلہ خوشی منانے اور مسرت کا اظہار کرنے کا ہرگز نہیں ہے، کیونکہ یہ شرعاً بالکل جائز ہے؛ اصل مسئلہ بلاوجہ کا تکلف، غلو اور رسوم رواج کی جکڑ بندیاں ہیں جنہیں چھوڑنے پر لوگ طعنے یا عار محسوس کرتے ہیں۔ اور اس طرح وہ خوشی جسے اسلام نے انتہائی آسان بنایا تھا، ایک ایسا بھاری مالی بوجھ بن جاتی ہے جو خاندانوں کو نڈھال کر دیتا ہے، نوجوانوں کی شادیوں میں تاخیر کا سبب بنتا ہے اور انہیں غیر ضروری قرضوں کے دلدل میں دھکیل دیتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زردی کا اثر دیکھا تو دریافت فرمایا: مَاهَذَا؟ یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے اور اسے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونا مہر میں دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ "اللہ تمہیں اس میں برکت دے، ولیمہ کرو خواہ ایک ہی بکری کے ساتھ کیوں نہ ہو۔" (اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے)

أَقُولُ مَا تَسْمَعُونَ وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

دوسرا خطبہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى إِحْسَانِهِ، وَالشُّكْرُ لَهُ عَلَى تَوْفِيقِهِ وَامْتِنَانِهِ، وَأَشْهَدُ أَن لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ تَعْظِيمًا لِشَأْنِهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الدَّاعِي إِلَى رِضْوَانِهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَإِخْوَانِهِ.أَمَّا بَعْدُ:

اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرتے رہو؛ کیونکہ اس کا تقویٰ اپنانے ہی میں دنیا کے اندر انسان کی اصل کامیابی اور خوش نصیبی ہے، اور یہی چیز کل قیامت کے سفر کے لیے ہمارا سب سے بہترین اور قیمتی توشہ ہے۔ {يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ} [الحشر: 18] "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے، اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ اس سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔"

اے مسلمانو!

جس طرح نکاح جیسے پاکیزہ رشتے میں ایسے عجیب و غریب اور غیر ضروری رسم ورواج شامل ہو چکے ہیں جنہوں نے لوگوں کی کمر توڑ دی ہے، اسی طرح طلاق کا معاملہ بھی ان ایجادہ کردہ اور رواج پا جانے والی چیزوں سے محفوظ نہیں رہا، جنہوں نے طلاق کے اصل شرعی مقصد کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ اسلام میں اگرچہ ضرورت کے وقت طلاق کی اجازت پائی جاتی ہے، لیکن حقیقت میں یہ ایک ایسے تعلق کا خاتمہ ہے جو کبھی باہمی محبت اور رحمت کی بنیاد پر قائم ہوا تھا؛ یہی وجہ ہے کہ شریعت نے طلاق کے اردگرد ایسے اخلاقی آداب کا قلعہ باندھا ہے جو فریقین کی عزت و وقار کی حفاظت کریں، ان کے حقوق کا تحفظ کریں، اور دل میں بدلہ لینے یا انتقام کی آگ بھڑکانے سے سختی کے ساتھ روکیں۔

اور اس معاملے میں سب سے بدترین اور گھناؤنی ایجاد وہ چیز ہے جسے 'طلاق کی تقریب' کہا جاتا ہے؛ جب کہ وہ وقت غم اور دکھ میں ڈوبا ہوتا ہے، جس نازک لمحے میں ایک ہنستا بستا خاندان بکھر جاتا ہے اور معصوم بچے بری طرح متاثر ہوتے ہیں، عین اسی لمحے کو خوشی منانے اور کھل کر مسرت کا اظہار کرنے کا موقع بنا دیا جاتا ہے! گویا ایک مسلمان گھروندے کا اجڑنا اور برباد ہونا خوشی منانے کی کوئی بہت بڑی وجہ ہے! اور یہ گھٹیا طریقہ شریعت کے ان تمام مقاصد کے بالکل الٹ ہے جس نے میاں بیوی کے درمیان جدائی کے اس کٹھن وقت میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی اور احسان کا رویہ رکھنے کا واضح حکم دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: {فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ} [البقرة: 229] "پھر یا تو دستور کے مطابق روکنا ہے یا حسن سلوک کے ساتھ رخصت کرنا ہے۔"

لہٰذا یہ ہرگز احسان اور نیکی کی بات نہیں ہے کہ طلاق جیسے سنگین معاملے کا استقبال شور شرابے اور دکھاوے کے شور مچانے والے طریقوں سے کیا جائے، اور نہ ہی اسے دلوں میں بغض و کینہ بھڑکانے یا دوسرے فریق کا دل دکھانے کے لیے ہتھیار بنایا جائے۔ اس کے برعکس، شریعت کا سکھایا ہوا صحیح طریقہ یہ ہے کہ زندگی کے اس افسوسناک باب کو اچھے اخلاق و آداب، پردہ پوشی، ایک دوسرے کے حقوق کی حفاظت اور معصوم اولاد پر شفقت و رحم کرتے ہوئے اچھے طریقے سے تمام کر دیا جائے۔ امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ، فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً، يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا، قَالَ: ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ، قَالَ :فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ: نِعْمَ أَنْتَ». قَالَ الْأَعْمَشُ: أُرَاهُ قَالَ: فَيَلْتَزِمُهُ

"ابلیس پانی پر اپنا تخت رکھتا ہے، پھر اپنے لشکر بھیجتا ہے، تو ان میں سے مقام کے اعتبار سے اس کے سب سے قریب وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ بپا کرنے والا ہو۔ان میں سے کوئی آتا ہے اور کہتا ہے: میں نے ایسا ایسا کیا، تو ابلیس کہتا ہے: تو نے کچھ نہیں کیا۔ پھر ان میں سے کوئی دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے: میں نے اس کا پیچھا نہیں چھوڑا یہاں تک کہ میں نے اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دی، تو ابلیس اسے اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے: ہاں تو نے بہت اچھا کام کیا ہے! اعمش نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا: اور وہ اسے گلے لگا لیتا ہے۔

ایک ایسا کام ہے جسے ابلیس پسند کرتا ہے، تو آخر انسان اس پر کیسے خوشیاں منا سکتا ہے؟! یہ عادت اگرچہ ہمارے ملک میں الحمدللہ معروف نہیں ہے تاہم بعض اسلامی معاشروں میں ظاہر ہو چکی ہے اور سوشل میڈیا کے ذریعے اس کی تشہیر کی گئی ہے۔

اے خوش نصیب لوگو!

نکاح اور طلاق زندگی کے عظیم ترین امور میں سے ہیں، اور اسی لیے اسلام نے انہیں خواہشاتِ نفس اور بدلتے ہوئے رواجوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑا، بلکہ انہیں ایسے احکام میں لپیٹ رکھا ہے جو دین کی حفاظت کرتے ہیں، خاندانی نظام کو بچاتے ہیں اور اس میں بھلائی اور بہتری کو یقینی بناتے ہیں، معاشرے کے جو رسوم و رواج شریعت کے مطابق ہوں وہ قابلِ تعریف اور قابلِ قبول ہیں، لیکن جو طریقے اللہ کے دین اور اس کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے کے خلاف ہوں، ان کی شریعت میں کوئی حیثیت نہیں خواہ لوگ صدیوں سے نسل در نسل انہی کی پیروی کیوں نہ کرتے آ رہے ہوں۔

اس لیے ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے نوجوانوں کا بوجھ ہلکا کریں، ان کی پاکدامنی اور عفت کے راستے کو آسان بنائیں، اور ان پر شادی کے ایسے مالی اخراجات کا بوجھ بالکل نہ ڈالیں جن کا حکم اللہ نے نہیں دیا۔ اور جب ناگزیر وجوہات کی بنا پر طلاق کی نوبت آ ہی جائے، تو وہ بھی اچھے اور شریفانہ طریقے سے ہونی چاہیے، بدلہ لینے اور انتقام کی آگ میں جلنے کے لیے نہیں؛ تاکہ دونوں طرف عزت و وقار برقرار رہے، اور تمام جوڑوں کا شعار اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہونا چاہیے: {وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ} [البقرة:237] "اور آپس کے فضل (احسان اور بھلائی) کو نہ بھولو۔"

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے گھروں کو آباد فرمائے، اور میاں بیوی کے دلوں میں الفت و محبت پیدا کرے۔

اللَّهُمَّ أَعِنَّا عَلَى حَمْلِ الأَمَانَةِ، وَجَنِّبْنَا الْغَدْرَ وَالْخِيَانَةَ، اللَّهُمَّ اكْفِنَا بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنَا بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الإِيمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا، وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ، اللَّهُمَّ أَعِزَّ الإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَأَذِلَّ الشِّرْكَ وَالْمُشْرِكِينَ، وَأَرْغِمِ النِّفَاقَ وَالْمُنَافِقِينَ، وَانْصُرْ دِينَكَ وَكِتَابَكَ وَسُنَّةَ نَبِيِّكَ وَعِبَادَكَ الْمُؤْمِنِينَ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، الأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالأَمْوَاتِ، وَوَفِّقْ - اللَّهُمَّ - أَمِيرَنَا وَوَلِيَّ عَهْدِهِ لِهُدَاكَ، وَاجْعَلْ أَعْمَالَهُمَا فِي طَاعَتِكَ وَرِضَاكَ، وَاجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِناً مُطْمَئِنّاً سَخَاءً رَخَاءً، دَارَ أَمْنٍ وَإِيمَانٍ وَسَائِرَ بِلَادِ الْمُسْلِمِينَ.

"اے اللہ! امانت اٹھانے میں ہماری مدد فرما، اور ہمیں فریب اور خیانت سے دور رکھ۔ اے اللہ! ہمیں اپنے حلال کے ذریعے حرام سے بے نیاز کر دے، اور اپنے فضل سے اپنے سوا ہر ایک سے بے نیاز کر دے۔ اے اللہ! ہمارے دلوں میں ایمان کو محبوب بنادے اور اسے ہمارے دلوں میں مزین کر دے، اور کفر، گناہ اور نافرمانی کو ہمارے نزدیک ناپسندیدہ بنادے، اور ہمیں راہِ راست پر چلنے والوں میں شامل فرما۔ اے اللہ!

اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، شرک اور مشرکین کو ذلیل کر، منافقت اور منافقین کو رسوا کر، اور اپنے دین، اپنی کتاب، اپنے نبی کی سنت اور اپنے مومن بندوں کی مدد فرما۔ اے اللہ! تمام مسلمان مردوں اور عورتوں، اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کی مغفرت فرما، خواہ وہ زندہ ہوں یا فوت ہو چکے ہوں۔ اور اے اللہ! ہمارے امیر اور ان کے ولی عہد کو اپنے پسندیدہ راستے کی توفیق عطا فرما، اور ان دونوں کے اعمال کو اپنی اطاعت اور رضا کے مطابق بنا دے، اور اس ملک کو امن و سکون، فراوانی اور خوشحالی والا، امن و ایمان کا گہوارہ بنا دے، اور تمام مسلم ممالک کو بھی۔"

خطبات جمعہ تیار کرنے والی کمیٹی